سوال

عورتوں کےلیے قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں کی زیارت، ان کے پاس فاتحہ پڑھنے اور عورتوں کےلیے قبروں کے زیارت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں کی زیارت سنت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس کی ممانعت فرما دی تھی مگر بعد میں آپ نے اس کا حکم مرحمت فرمایا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہوا ہے:

«كُنتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ أَلاِ فَزُورُوهَا فانها تذكركم الآخرة» (صحیح مسلم، الجنائز، باب استئذان النبی ربه عزوجل فی زیارة قبر امه، ح:۹۷۷)

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، توسنو!اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت تم کو آخرت کی یاددہانی کرانے کا ذریعہ ہے۔''

موت کو یاد کرنے اور عبرت حاصل کرنے کےلیے قبروں کی زیارت سنت ہے۔ انسان جب ان مردوں کی قبروں کی زیارت کرتا ہے جو کل تک زمین کی پشت پر اسی طرح کھاتے پیتے تھے جس طرح یہ کھاتا پیتا ہے، اور وہ بھی دنیا میں لطف اندوز ہوتے تھے اور اب وہ اپنے اعمال کے مرہون منت ہیں۔ اگر انہوں نے اچھے اعمال کیے ہیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک ہوگا اور اگر برے اعمال کیے ہیں تو برا معاملہ ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ انسان قبر کے پاس جا کر عبرت حاصل کرے، تاکہ اس کا دل نرم ہو اور اس پر رقت طاری ہو، بایں طور وہ اللہ تعالی کی طرف توجہ کرنے لگے اور اس طرح وہ اللہ کی نافرمانی کے کام ترک کر کے اس کی اطاعت و بندگی شروع کر دے۔

قبرستان زیارت کی غرض سے جانے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اس کو دعا بھی پڑھے جو اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی تعلیم فرمائی ہے اور وہ دعا یہ ہے:

«اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِين وانا ان شاء اللہ بكم لاحقون، یرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین، نسأل اللہ لنا ولكم العافية، اللهم لا تحرمنا أجرهم، ولا تفتنا بعدهم، واَغفرلنا ولهم» (صحیح مسلم، الجنائز، باب مایقال عند دخول القبور... ح:۹۷۴)

''اے مومنوکی بستی کے رہنے والو!تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ عنقریب تم سے ملنے والے ہیں ہم میں سے جو لوگ مر چکے ہیں اور جو ابھی زندہ ہیں بالآخر وہ بھی مر کر جانے والے ہیں

ان پر اللہ تعالیٰ رحم وکرم کا معاملہ فرمائے ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عفوودرگذر عافیت وسلامتی کا سوال کرتے ہیں اے اللہ ہمیں ان کے اجر وثواب سے محروم نہ رکھ اوران کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد فتنہ میں بتلا نہ فرما اور ہمیں اوران کو (مراد قبر کے مکینوں) کو بخش دے۔''

عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا حرام ہے کیونکہ حدیث میں ہے :

«لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ» (سنن ابی داوٗد، الجنائز، باب فی زیارۃ النساء القبور، ح : ۳۲۳۶، وجامع الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی کراہیۃ ان یتخذ علی القبر مسجدا، ح : ۳۲۰ وسنن النسائی، الجنائز، باب فی اتخاذ السرج علی القبور، ح : ۲۰۴۵، وسنن ابن ماجہ، الجنائز، باب ماجاء فی النہی عن زیارۃ النساء القبور، ح : ۱۵۸۵)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مسجدیں بنانے اورچراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔''

عورت کے لیے قبرستان جانا حلال نہیں ہے بشرطیکہ وہ زیارت کے قصد سے گھر سے نکلے اوراگر وہ زیارت کے قصد کے بغیر قبرستان کے پاس سے گزر رہی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ قبرستان کے پاس کھڑی ہوجائے اور اہل قبور کو اس طرح سلام کہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھایا ہے۔ بہرحال قصد زیارت سے گھر سے نکلنے والی عورت اور بلا قصد وارادہ قبروں کے پاس سے گزرنے والی عورت میں فرق کیا جائے گا کہ جو عورت قبرستان جانے کے قصد وارادہ سے گھر سے نکلے اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا اوراپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق قرار دے لیا۔ (1) اور دوسری وہ عورت جو اتفاق سے قبرستان کے پاس سے گزر رہی ہو اس کے لئے قبروں کے پاس سے گزرنے اور سلام کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(1)حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے جس روایت کی رو سے عورتوں کا بالقصد زیارت قبور کے لیے جانے کو حرام قرار دیا ہے، وہ سنداً ضعیف ہے۔ بشرطیکہ صحت علماء نے اس کا تعلق ابتدائے اسلام سے بتلایا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں سب کو مطلقاً زیارت سے روک دیا تھا۔ لیکن پھر بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ اس اجازت میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں اوراس اجازت کے بعد دونوں کا زیارت قبور کے لیے جانا صحیح ہے۔ البتہ ایسی عورتوں کے لیے ممانعت ہوگی جو قبرستان جاکر جزع فزع اور بے صبری کا مظاہرہ کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 341